مشن

"اسلام کی قوت میں خم آگیا ہے۔" عیسائی مبلّغین کا جوش و خروش

(مشرقی یورپ اور سوویت یونین میں سوشلزم کی ناکامی سے عیسائی مبلغوں کے حلقے میں پائی جانے والی توقعات میں نئی جان پڑگئی ہے۔ "دنیا برائے مسیح" کی اس خواہش کو مزید تقویت اس وقت ملی جب عراق کی جنگی کوششیں بُری طرح ناکام ہوگئیں۔ مبلّغین کے حلقوں میں اسے "عیسائی دنیا" کی فتح قرار دیا جارہا ہے۔ اور ان کے خیال میں یہ امر اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ خدائی حمایت انہیں حاصل ہے۔ذیل میں prophecy Today میں شائع شدہ ایک مضمون "اسلام کی قوت میں خم آگیا ہے" کی تلخیص پیش کی جارہی ہے۔)

"عراق کی جنگی کوششوں کی ناکامی سے دنیا پر اسلام کے اثر و نفوذ کو سخت دھچکا لگا ہے اور بلاشبہ یہ اثر و نفوذ بحال نہیں ہوسکے گا۔ اسلامی جہاد [دنیا پر غلبے کی جدوجہد جس میں جنگ کا ذریعہ بھی شامل ہے۔] کی تاریخ سے ایسے کوئی آثار نظر نہیں آتے کہ اسلامی مملکتوں کی جانب سے اس مقصد کے لیے متحدہ اقدام ہوسکتا ہے۔ اتحاد و اتفاق کی کمی کا اظہار حالیہ ایران - عراق جنگ سے بخوبی ہوچکا ہے اور یہ عدم اتحاد و اتفاق ذرا کم تر درجے میں عرب ملکوں کے اندر اور ان کے مابین جاری سیاسی ہنگاموں اور سرحدی تنازعات کی صورت میں واضح ہے۔"

اللہ نے انہیں ہزیمت سے کیوں دوچار ہونے دیا؟

"اتحادی افواج جیسے ہی عراقی حدود میں داخل ہوئیں، عراقی سپاہیوں نے ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور سکھ کا سانس لیا۔ یہ سپاہی ایک بے رحم رہنما کے ہاتھ میں مہروں کی حیثیت رکھتے تھے جنہیں اگلے مورچوں پر تعینات کردیا گیا تھا اور خود "رہنما" کو اسلام کے پیچھے کارفرما روحانی طاقتوں نے اپنی تحویل میں لے رکھا تھا۔ اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح دنیا بھر میں تقریباً ایک ارب انسان ایسے نظام ہائے حکومت میں کٹھ پتلیاں بنے ہوئے ہیں جو اپنے طور پر اسلام کے پیچھے کارفرما روحانی قوتوں کے تصرف میں ہیں۔ ان لوگوں کے دلوں میں عراق کی شکست جیسے ہی شک کے بیج بونا شروع کرے گی، روحانی طاقتوں کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگے گی۔ یقیناً لاکھوں کی تعداد میں لوگ یہ سوال پوچھنے لگیں گے کہ اللہ نے انہیں ہزیمت سے

دوچار کیوں ہونے دیا۔ اور شاید ان میں سے کچھ یسوع کی طرف راغب ہوں گے۔"

بڑی پیش گوئیوں کو ابھی پورا ہونا ہے۔

"خلیجی جنگ کے نتیجے میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ بلاشبہ مشرق وسطیٰ میں ابھی بہت کچھ ہونا باقی ہے۔ ان میں بائبل کی وہ بڑی بڑی پیش گوئیاں بھی شامل ہیں جن کا تعلق اسرائیل اور اس کے خلاف اقوامِ عالم کے اکٹھ سے ہے۔ تاہم مسلم فصل کی کٹائی کا موسم یقیناً آن پہنچا ہے اور عیسائیوں کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اسے اپنی اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔"

"خدا کے بندوں کے پیشِ نظر اب یہ مہم ہے کہ وہ آئندہ اقدام کے لیے خداوند کی حکمتِ عملی کی جستجو کریں۔ عیسائیوں کو مسلمانوں (جو انسان ہیں اور ان میں سے کچھ عراق کے مایوس فوجی ہیں۔) اور بذاتہ اسلامی نظریۂ حیات کے درمیان واضح فرق کرنا چاہیے۔ اسلام کی جڑیں روحانی دنیا میں پیوست ہیں مگر اس کے مقاصد کو وہ لوگ عملی جامہ پہناتے ہیں جو کرۂ ارض پر اس نظریے کو قبول کرتے ہیں۔ ان اسلامی رہنماؤں پر نظر رکھنے کی مسلسل ضرورت ہے جو نظریے کے ساتھ مکمل طور پر وابستگی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ سیاست، مقامی حکومت خوداختیاری، قانونی ڈھانچے اور مدرسے جیسے قومی اداروں کے اندر اسلام کے مطالبات کو جنہیں اسلامی رہنما جائز اور درست سمجھتے ہیں، تسلیم کرنے کا متواتر دباؤ بھی ہوسکتا ہے۔ تاہم اس متواتر دباؤ کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ مسلمان معاشروں میں ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا جو زندہ "نجات دہندہ" کو تلاش کرنا چاہیں گے اور اسے پالیں گے۔"

"چنانچہ فصل کاٹ لی جائے گی۔ چاہے حالات اس کے لیے پوری طرح سازگار نہ بھی ہوں۔ یہ کٹائی کا موسم ہے۔ اسلام کے پیغام کو دھچکا لگ چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ اب عیسائیت کا واضح اور کھلا پیغام منصّہ شہود پر نمودار ہو۔"

محسوس کرنے کی ضرورت

"برطانیہ میں سینکڑوں مسجدیں اور اسلامی ادارے بہت مستحکم حالت میں ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی اندازاً بیس لاکھ کے قریب ہے۔ ان لوگوں میں سے بیشتر اسی سرزمین اور مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ مسلمان آبادی کا سب سے بڑا گروہ برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھتا ہے اور برطانیہ کے قصبوں اور شہروں میں ان کی بڑی بڑی آبادیاں

ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور تبلیغی اساس پر مبنی مذہب ہے جو علیحدہ کمیونٹی بنانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور یہ کمیونٹی گردو نواح کے غیر اسلامی معاشرے میں اپنے اثر و نفوذ کو بڑھانے اور اپنے نظریے کی ترویج کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔"

مغربی معاشرے میں مسلم اثر ورسوخ

"ایسی تنظیمیں جو مذکورہ بالا مقاصد کی تائید کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک لیسسٹر میں قائم دی اسلامک فاونڈیشن ہے۔

1981ء میں اس کی جانب سے ایک نہایت اہم دستاویز "مغرب میں اسلامی تحریک" کے عنوان سے شائع کی گئی جو بالخصوص انگلستان میں بڑے بڑے اداروں میں فروغِ اسلام کے واضح مقاصد کا تعین کرتی ہے۔ یہ تنظیم ملک بھر میں تقسیم کے لیے وسیع نوعیت کا تدریسی مواد اور کتابچے شائع کرتی ہے۔ دستاویز میں اسلام سے متعلق نسبتاً سادہ اور زیادہ قابلِ قبول حقائق کو من موہنے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تنظیم اجتماعات کے موقعوں پر بالخصوص نوجوانوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے وڈیو فلمیں بھی تیار کرتی ہے۔ نوجوانوں میں تبلیغِ اسلام کے لیے جوش وجذبہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ دی اسلامک فاونڈیشن Focus کے نام سے ایک ماہنامہ شائع کرتی ہے جس میں عالمی سطح پر مسیحی تبلیغی سرگرمیوں کے مختلف پہلووں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔اس طرز کی مطبوعات کا اثر بہت سے متفکر عیسائیوں کو خاموش کر سکتا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے یا لکھتے ہیں، اس کی نگرانی کی جارہی ہے۔ تاہم Focus کا اپنا دعوی یہ ہے کہ اس کی توجہ عیسائی۔ مسلم تعلقات پر ہے۔"

"مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ ایک اور تنظیم ہے جو لندن میں قائم ہے اور تعلیم کے حوالے سے مسلم نقطۂ نظر پیش کرتی ہے۔ جامع اسکولوں میں اسلامی عقیدے کو شامل کروانے اور پروان چڑھانے کے لیے اس نے قابلِ لحاظ حد تک نفوذ حاصل کرلیا ہے۔ نیز خود مختار مسلم سکول اور کالج قائم کیے گئے ہیں۔ ان اداروں کے ظہور سے واضح ہوتا ہے کہ مغربی معاشرے میں مسلمان تنظیمیں کس قدر مضبوطی سے قائم ہیں اور اپنے مقصد کی ترویج کے لیے جگہ بنا چکی ہیں۔"

بے حرمتی کے قانون کو ناکام بنانے کی کوشش

"ہم اس منظر کو ان تنظیموں کی مثالوں سے کئی گنا پھیلا کر پیش کر سکتے ہیں جو معاشرے میں اسلامی عقیدے کے مختلف پہلووں کو بڑی مہارت سے اجاگر کرنے میں مصروف ہیں، اور

اس مقصد کے لیے ترغیب اور اشتہار کی تکنیک پورے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ بعض اوقات کھلم کھلا ٹکراؤ کی کیفیت ہوتی ہے جیسے سلمان رشدی کے معاملے میں پیدا ہوئی اور بعض اوقات ڈھکی چھپی موقع پرستی موجود ہوتی ہے۔"

"اسلامی برادری کی طرف سے بےحرمتی کے قانون کو سبوتاژ کرنے کی جو کوشش کی جارہی ہے، اسے برطانیہ میں غالباً وقت کا سب سے نمایاں چیلنج قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر دوسرے مذاہب کو شامل کرنے کے لیے "بےحرمتی کے قانون" میں کسی قسم کی توسیع کی گئی تو اس کے نتیجے میں عیسائی عقیدہ زیر زمین چلاجائے گا۔ مسلمانوں نے جب ایک دفعہ کسی ایسے فرد کے خلاف جو اسلامی عقیدے کے مطابق توہین مذہب کا مرتکب ہوا ہے، قانون کے استعمال کا اختیار حاصل کرلیا تو یسوع کو خدا کا بیٹا کہنے والے ہر مسیحی کو بلاشبہ کچہریوں کی پیشیاں بھگتنا ہوں گی۔ چنانچہ اس امر کو یقینی بنانا چرچ کی ذمہ داری ہے کہ اس طرز کی نئی قانون سازی کی مزاحمت کی جائے گی۔ بہرحال سیاست دان ہمارے لیے یہ کام سرانجام نہیں دیں گے۔"

جہاد کی روح

"عیسائیوں کو اس بات کا احساس کرلینا چاہیے کہ کسی علاقے میں مسجد کی تعمیر ایک ایسے اڈے کے قیام کے مترادف ہے جہاں سے اسلام کی تبلیغ اس کی تمام صورتوں میں ہوسکتی ہے۔ مسجدوں کے میناروں سے بلند ہونے والی اذان میں یہ اعلان شامل ہے کہ اللہ ہی الٰہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیغمبر ہیں۔ نماز بھی اس اعلان کی حامل ہے اور مسلم ارادوں کی غماز ہے۔"

"خوشخبری" کا پرچار کیجیے۔

"برطانیہ سمیت مغربی ملکوں میں اسلام کی پیش رفت کے طور پر اسلامی اداروں کی شکل میں نگران چوکیوں کا قیام شاید اس بات کی علامت ہے کہ مذہب اسلام کے خلاف قومی سطح پر مزاحمت کو کمزور سمجھا جارہا ہے۔ اگر یہ سوچ درست ہے تو قوموں کی کمزوری کی علامت یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ عالم گیر چرچ پیش رفت کے لیے تیار ہے۔ وقت آگیا ہے کہ عیسائی مشن آگے بڑھیں، تلوار کے ساتھ نہیں بلکہ اس خوش خبری کے ساتھ جس کا تعلق دنیوی بادشاہت کے ساتھ ہے۔ اور یہ کام جوش وجذبہ اور حقیقت پسندی کے ساتھ سرانجام پانا چاہیے۔ حقیقت میں مسلمانوں تک بائبل کا پیغام پہنچانا وقت کی اولین ضرورت ہے۔"